(فرمودہ ۲۷ر نومبر ۱۹۴۴ء بمقام قادیان)

مجھے چونکہ شدید نزلہ اور کھانسی ہے اور میں صرف عید کی وجہ سے یہاں آگیا ہوں۔ اس لئے مَیں بہت ہی اختصار کے ساتھ چند باتیں کہوں گا۔

جیسا کہ ہر مسلمان کو اس بات سے واقف ہونا چاہیئے یہ عید جو عید الاضحیہ کہلاتی ہے یعنی قربانی کی عید حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی یاد ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کے حضور میں پیش کی تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ گویا انہوں نے اپنے بیٹے کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں ذبح کر دیا ہے۔ اور چونکہ اس وقت تک انسانی قربانی کی ممانعت کا حکم نہ ہوا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہی سمجھا کہ شاید ان سے حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اس وقت چھوٹے سے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کو بتایا کہ میں نے اس قسم کی رؤیا دیکھی ہے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جو ایک اچھی تربیت پائے ہوئے بچہ تھے، باپ کے اس رؤیا کو سُنکر اس بات کی اہمیت کو سمجھ لیا کہ خدا تعالیٰ کا حکم بہرحال پورا ہونا چاہیئے۔ اور انہوں نے اپنے والد سے کہدیا کہ آپ اپنی رؤیا کو پورا کریں مَیں اس قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے کو تیار ہوں۔ لیکن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے گلے پر چھری پھیرنی چاہی تو اللہ تعالےٰ نے الہامًا انہیں بتا دیا کہ درحقیقت رؤیا کی تعبیر اَور تھی۔ اور کہ تم نے ظاہری طور پر بھی اپنی اس رؤیا کو پورا کر دیا ہے[1] کیونکہ تم نے اپنے بیٹے کو فی الواقع ذبح کرنے کا ارادہ کیا اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کو خدا تعالےٰ کی راہ میں قطع کرنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اس وقت تک ان کے ہاں صرف ایک ہی بچہ تھا تو اس کے بالمقابل خدا تعالےٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ مَیں تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دُوں گا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ دیکھ لو آج سے ۱۹½ سو سال قبل حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اور ان سے قریبًا چودہ سو سال قبل حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہ گویا ۳۳½ سو سال ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اندازًا چھ سو سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوئے یہ گویا چار ہزار سال کے قریب کا زمانہ ہے جب ایک دن ایک غیر آباد علاقے میں خدا تعالےٰ کا ایک مامور اور ایک نبی اپنے اکلوتے بیٹے کو جو اسّی سال کی عمر میں ان کے ہاں پیدا ہوا تھا ایک سنسان جنگل میں اس لئے لے گیا کہ

خدا تعالیٰ کے لئے اُسے ذبح کردے۔ اس وقت آسمان اور زمین کے خدا نے۔ تمام کائنات کے پیدا کرنے والے خدا نے عرش سے آواز دی کہ اے ابراہیمؑ تو نے اپنے رؤیا کو سچا کر دکھایا اور اپنی نسل کو قطع کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ مگر مَیں تیری اولاد کو کبھی ختم نہ ہونے دُونگا، تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دُوں گا۔ بلکہ اسے بڑھاؤں گا یہاں تک کہ جس طرح آسمان کے ستارے نہیں گنے جا سکتے تیری نسل بھی نہ گنی جا سکے گی۔

اب دیکھو آج سے چار ہزار سال قبل فلسطین کے ایک سنسان جنگل میں دنیوی لحاظ سے ایک نہایت ہی کمزور شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آئی تھی اور آج دنیا کی بہترین مہذب قوم کے سردار، دنیا کی بہترین طاقت رکھنے والی قوم کے سردار، دنیا کی بہترین سائنٹیفک قوم کے سردار نے چند سال قبل یہ فیصلہ کیا کہ وہ ابراہیم (علیہ السلام) کی نسل کو تباہ کردے گا اور سات سال قبل دنیا نے یہ اندازہ بھی کر لیا۔ کہ یہودی قوم اب مٹ جائے گی۔ مگر باوجود اس کے کہ یہودی قوم اپنے مذہب کو چھوڑ چکی ہے۔ چونکہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جسمانی اولاد سے ہے، اس لئے چار ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جو وعدہ کیا تھا کہ مَیں تیری نسل کو کبھی قطع نہ ہونے دُوں گا، اس نے اس کے حق میں اسے پورا کر دکھایا۔ جرمن قوم کے سردار ہٹلر نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ یہودی قوم کو ہلاک کر دیگا، اسے تباہ کر دے گا۔ اور بظاہر یہ نظر بھی آتا تھا کہ وہ ایسا کر دے گا۔ مگر عرش پر سے خدا تعالیٰ کہہ رہا تھا کہ میں اسے ناکام کر دوں گا۔ بے شک آج یہودی قوم بے حقیقت ہے اور اسے کوئی طاقت حاصل نہیں اور بے شک دنیا کا سب سے زیادہ اقتدار والا سیاسی لیڈر اس سے ٹکرایا۔ ایسا زبردست لیڈر کہ جس کے سامنے برطانیہ جیسی عظیم الشان سلطنت کے وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین بھی سر جھکا آئے تھے لیکن آخر وہ وعدہ پورا ہوا جو آج سے قریباً چار ہزار سال قبل فلسطین کے ایک جنگل میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے سے کیا تھا اور خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ آج چھ سال کے بعد دنیا یہ بحث کر رہی ہے کہ ہٹلر زندہ ہے، یا مر چکا ہے۔ وہ جرمنی میں ہے یا کہیں بھاگ گیا ہے۔ وہ پاگل ہو گیا ہے یا تندرست ہے۔

اب دیکھو خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اسے کس طرح پورا کیا۔ یہود نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا مگر خدا تعالیٰ نے یہود کو نہیں بھلایا۔ انسان بے وفا ہو سکتا ہے مگر خدا تعالیٰ بے وفا نہیں ہو سکتا۔ جب ہٹلر یہ کہہ رہا تھا کہ مَیں یہود کو مٹا دُوں گا خدا تعالیٰ اپنے عرش سے یہ کہہ رہا تھا کہ چار ہزار سال ہوئے ہم نے دنیوی شان و شوکت کے لحاظ سے ایک معمولی حیثیت کے انسان سے فلسطین کے جنگل میں یہ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کی

نسل کو قطع نہ ہونے دیں گے۔ اور ہم زندہ خدا ہیں ۔ ہمارا وعدہ ضرور پورا ہو کر رہے گا اور ہم ابراہیمؑ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں گے ۔ چنانچہ دیکھ لو خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا ۔ یہ ایک ایسا زندہ نشان دنیا کے سامنے ہے ۔ ایسا زندہ معجزہ دنیا کے سامنے ہے کہ جس کا انکار کوئی بڑے سے بڑا دہریہ بھی نہیں کر سکتا ۔ اس معجزہ سے فائدہ اٹھانے والا آج دنیا میں سوائے ہماری جماعت کے اور کوئی نہیں ۔ ہماری جماعت کے بانی علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ فرمایا ہے۔ اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو بتایا ہے کہ میرے وعدوں کے بارہ میں تمہیں کوئی شک نہ ہونا چاہیئے ۔ اور جو اس بارہ میں کسی شک میں ہو، وہ دیکھے کہ ابراہیم اوّل کے ساتھ چار ہزار سال قبل میں نے جو وعدہ کیا تھا وہ کس طرح پورا ہوا ہے ۔ اور جب میں اتنے پرانے وعدوں کو نہیں بھلاتا تو اپنے تازہ وعدوں کو کس طرح بھلا سکتا ہوں ۔ اور یہ معجزہ دکھا کر اللہ تعالیٰ ہمیں بتاتا ہے کہ جس طرح ابراہیمؑ کی نسل کو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور قوت اور کوئی بڑے سے بڑا بادشاہ نہیں مٹا سکتا ۔ اسی طرح اے جماعت احمدیہ! تمہیں بھی کوئی طاقت اور کوئی قوت تباہ نہیں کر سکتی ہاں یہود ابراہیم اوّل کی جسمانی اولاد ہیں اور جسمانی تعلق میں دین کی شرط نہیں ہوتی مگر تم ابراہیم ثانی کی روحانی نسل ہو اور روحانی نسل کے لئے دین کی شرط نہایت ضروری ہے ۔ پس تمہیں کوئی قوت اور طاقت مٹا نہیں سکتی بشرطیکہ تم اس روحانی تعلق کو مضبوط رکھو جو تم نے ابراہیم ثانی کے ساتھ قائم کیا ہے ۔ خدا تعالیٰ نے یہود کو مٹنے نہیں دیا کیونکہ ابراہیم اوّل سے ان کا جسمانی تعلق قائم ہے اور ہم ابراہیمؑ ثانی کی روحانی نسل سے ہیں اور جب تک یہ روحانی تعلق قائم ہے ۔ ہمیں کوئی نہیں مٹا سکتا ۔ یہ روحانی تعلق قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے آپ کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مثیل ثابت کرے ۔ اور اپنی جان کو دین کی خدمت کے لئے ایک حقیر تحفہ کے طور پر پیش کر دے اور اسے ایک بے حقیقت قربانی قرار دے ۔

پس جب تک ہماری جماعت کے دوست دین کے لئے اپنی قربانیاں پیش کرتے رہیں گے جب تک وہ اسلام کی شمع پر پروانہ وار فدا ہونے کے لئے آگے بڑھتے رہیں گے دنیا کی کوئی قوت اور کوئی طاقت بلکہ جیسا کہ میں کئی بار کہہ چکا ہوں دنیا کی تمام طاقتیں اور تمام قوتیں اور تمام بادشاہتیں مل کر بھی ہم کو مٹا نہ سکیں گی ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ابراہیم قرار دیا ہے اور تم اس ابراہیم کے روحانی فرزند ہو اس لئے تم وہ کونے کا پتھر ہو کہ جس پر تم گرو گے وہ بھی چکنا چور ہو جائے گا اور جو تم پر گرے گا وہ بھی چکنا چور ہو جائیگا۔ دنیا

ہم کو ڈراتی ہے، ہم کو دھمکاتی ہے اور اپنی قوت و طاقت کے مظاہرے کرتی ہے۔ بے شک ہم کمزور ہیں اور ظاہری طاقت و قوت کے لحاظ سے ہمارا تباہ کرنا مشکل نہیں مگر انجام ہمارے ہاتھ میں ہے۔ دشمن جتنا بھی ہم کو ڈبوئیں گے اتنا ہی ہم اُبھریں گے۔ جتنا بھی وہ ہم کو نیچے پھینکنا چاہیں گے اتنا ہی ہم اونچا اٹھیں گے جتنا وہ ہم کو قتل کرنا چاہیں گے، خدا تعالےٰ اتنی ہی ہمیں نمایاں زندگی دیگا۔ بشرطیکہ ہم میں سے ہر ایک اسمٰعیل کا نمونہ بن جائے تا ابراہیم ثانی کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے وعدے پورے ہوں۔ بے شک ہم کمزور ہیں۔ مگر ہم یقین رکھتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کا خدا کائناتِ عالم کا خدا اور زمین و آسمان کا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم پر حملہ کرنے والا ہم پر نہیں بلکہ خدا تعالےٰ پر حملہ کرنے والا ہوگا اور خدا تعالےٰ پر حملہ کرنے والے کا انجام ظاہر ہی ہے۔

اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ جماعت کے دوستوں کو توفیق دے کہ وہ ہر وقت اسمٰعیل کی طرح خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں فدا کرنے والے ہوں تا اللہ تعالےٰ اس دنیا میں بھی اور اگلی زندگی میں بھی اپنی برکات کو ان کے لئے مخصوص کر دے۔ اور خدا تعالےٰ نہ صرف یہ کہ ان کو موت سے بچائے بلکہ دنیا ان کے ذریعہ زندگی حاصل کرے اور دوبارہ خدا تعالےٰ کا قرب ان کے ذریعہ پائے۔

خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔

اب مَیں دعا کرتا ہوں اسلام کیلئے، جماعت کیلئے، افراد جماعت کے لئے، ان مبلغین کے لئے جو باہر گئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے لئے جو تیاری کر رہے ہیں۔ ان دوستوں کے لئے جو مال و جان سے خدمتِ دین کے لئے کمربستہ ہیں اور ان کمزوروں کیلئے بھی جو قربانی کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے دِل کو مضبوط کر دے خدا تعالیٰ ان کو توفیق دے کہ وہ موت کو حقیر ترین چیز سمجھیں اور خدا تعالےٰ کی راہ میں مرنے کو لذیذ ترین شے جانیں۔ آمین۔ (الفضل یکم دسمبر ۱۹۴۲ء)

۱؎ ۔ الصّٰٓفّٰت ۳۷: ۱۰۳ تا ۱۰۷۔ ۲؎ ۔ پیدائش باب ۲۲ آیت ۱۷

۳؎ ۔ جرمنی کے آمر مطلق اور دوسری جنگ عظیم کے اصل محرک اوڈلف ہٹلر (۱۸۸۹ تا ۱۹۴۵ء) کی طرف اشارہ ہے (انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا زیر لفظ HITLER ADOLF)۔ جرمن نسل کے بیسویں صدی کے مردآہن اوڈلف ہٹلر کی خود نوشتہ سوانحعمری "تزکِ ہٹلری" مترجمہ مولوی محمد ابراہیم علی صاحب چشتی صفحہ ۱۹ تا صفحہ ۱

۵؎ ۔ CHAMBERLAIN (ARTHUR) NEVILLE (۱۸۶۹۔۱۹۴۰ء) مشہور برطانوی سیاستدان۔ ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک برطانوی وزیر اعظم رہا۔

۶؎ ۔ تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۷۹، ۲۳۱، ۳۷۷، ۳۹۲، ۷۷۷ +